بلبل بلتستان مولانا قربان علی

بلبل بلتستان مولانا قربان علی رحمتہ اللہ علیہ 1846ء میں بمقام طورتک ایک متمول گھرانے میں پیدا ہوئے (یہ اسوقت مقبوضہ کشمیر کے ضلع لداخ میں بلتستان کے مشرق میں موجودہ کنٹرول لائن سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے) ابتدائی تعلیم منصوری ودیرہ دون وغیرہ علاقوں میں حاصل کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ پھر کچھ وقت بلتی کا متروکہ رسم الخط "ایگے" اور خطاطی سیکھنے میں گزارا۔ پھر آپ نے علمی پیاس بجھانے کیلئے ملا محمد حسین پشاوری کے ہاں زانوئے تلمذ طے کئے۔ شعروشاعری سے بھی دلچسپی تھی۔ رائج الوقت مذہب کے پیروکار ہونے کے ناطے اس مذہب کے رسوم اور انداز میں شاعری کیا کرتے تھے جواب بھی زبان زد خاص وعام ہے۔ اصلاح عقیدہ و عمل کے ساتھ آپ کی شاعری کا رنگ بھی بدلنے لگا، مرثیہ گوئی اور نوحہ خوانی کی جگہ اصلاح معاشرہ اور مجاھدانہ وداعیانہ اسلوب نے لے لی۔

آپ کو فارسی زبان ولغت پر عبور حاصل تھا "نگار دانش" کے نام سے بعض قدیم فارسی کتابوں کا تنقیدی جائزہ لکھا۔ زیر درس کتابوں پر حاشیے لکھے۔ بحر بہاران شرح گلستان کا "بہار دانش" کے نام سے اصلاحی خلاصہ لکھا۔ بلتی اور فارسی دونوں زبانوں میں یکساں طور پر شعر کہتے تھے۔ لوگ آپ کو "بلبل" کہتے تھے جبکہ آپ عام طور پر اپنا نام "قربان" ہی بطور تخلص استعمال کرتے تھے۔ اصلاحی واسلامی نوعیت کے علاوہ ایسی آزاد شاعری نہیں کی جو فسق وفجور کا سبب بنتا ہو۔ شعروشاعری سے متعلق جملہ اصناف میں زور آزمائی کی اور جملہ محاسن سے مزین شعر گوئی کیوجہ سے فصیح وبلیغ شعراء میں نام پیدا کیا۔

آپ نے اشعار کو محفوظ رکھنے کا انوکھا طریقہ اپنایا تھا کہ گاؤں میں جہاں بھی موزوں چٹان نظر آتا اپنا تازہ کلام کندہ کرتا جاتا تھا جو عموماً فارسی اشعار ہوتے اور خوش نویسی کے ماہر تو تھے ہی، خود کندہ کرتے تھے۔ بہت خوبصورت جلی حروف میں آج بھی روزروشن کی طرح صاف شفاف نظر آتا ہے۔ انہیں میں سے یہ شعر بھی ہے۔

گرتو جمع کنی تمامی عالم باخود نہ بری یک دانہ خشخاش
بر سنگ نوشتہ بود نقاش دنیا نہ کند وفا تو ہوش باش

آپ کے ہم عصر شعراء میں بلند پایہ مصنف وشاعر مولانا سلطان علی بلغاری، مذہب امامیہ کا مشہور شاعر بواعباس شگری اور درباری شاعر سے مشہور درویش جوہر قابل ذکر ہیں' جو استاد بھائی بھی تھے اور وقت کے بلند پایہ شاعر بھی۔ دبستان ملا پشاوری کے فیض یافتہ ہونے کے ناطے خاموشی سے اصلاح عقیدہ واعمال میں مصروف ہوگئے۔ طورتک کے محلّہ کھرمنگ میں "مدرسہ قربانیہ" اپنی وسیع وعریض حویلی میں قائم کیا۔ آپ قرب وجوار سے آنے والے طلباء کی کفالت بھی کرتے تھے اور ان کا قیام وطعام آپ کے دولت کدے پر ہوتا تھا۔ معاشی اعتبار سے بالکل فارغ البال تھے زندگی عیش وعشرت سے گزاری۔

مشہور ہے کہ بانی دارالعلوم مولانا محمد موسیٰ جب طورتک تشریف لائے تو مسجد میں مسلک عمل بالحدیث کا باقاعدہ